سوال

(45)''وفوق کل ذی علم علیم،،کی تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''وفوق کل ذی علم علیم،،کی تفصیل

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال نمبر 2میں مذکورہ دونوں آثار ''المجتبی،، کے علاوہ مجھے کسی اورکتاب میں نہیں ملے۔ میرے پاس ''نہج البلاغہ،، کے علاوہ شیعوں کی کوئی اورکتاب موجود نہیں ہے۔ ''منہاج السنۃ،، لابن تیمیہ طبع جدید کی صرف 2جلدیں موجودہیں۔ ''وفوق کل ذی علم علیم،،۔اس جملہ کے ذکر کرنے سے اپنی ذی علم ہونے کا ادعاء مقصود نہیں ہے اورنہ اس کا کسی درجہ میں بھی زعم ہی ہے۔ مقصد صرف اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے صاحب علم وخبرۃ کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دینا ہے۔

یہ دونوں ہی اثرہمارے نزدیک ناقابل اعتبارہیں۔ دونوں کا مدارابن درید مصنف کتاب پر ہے،اوریہ معلوم ہے کہ گووہ امام لغت وادب اورصاحب قلم اور عظیم مصنف تھا،مگر شراب کا عادی ہونے کی وجہ سے غیر عدل تھا۔ اس لیے اس کی کوئی روایت جس میں وہ منفرد ہوجب تک کوئی معتبر راوی متابع نہ ہو مقبول نہیں ہوگی۔

دوسرا سوال میں مذکورہ اثر کے ناقابل اعتبار ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک کوئی صحابی بھی خواہ وہ ابوبکر یا علی وصی رسول نہیں ہے۔ آں حضرت ﷺ نے کسی کو بھی اپنا وصی نہیں بنایا ہے۔ این درید کا یہ اثراہل السنت والجماعت کے اس متفق علیہ اصل کے خلاف اوراس سے متصادم ہے۔ نیزاس اثر میں حضرت ابوبکر اورتمام مسلمانوں کی طرف حضرت علی کو''مفرج الکرب،کہنے کی نسبت کی گئی ہے جو توحید کے خلاف ہے۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی بھی چوتھے سوال میں ذکر کردہ اثر کی سند میں ایک راوی ''دمار،،ہےجو مجہول ہے اس کا ترجمہ مجھ کو نہیں مل سکا۔

عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 7 جمادی الاولی 1387ھ مکتوب بنام مولانا محمدامین اثری

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 141

محدث فتویٰ